زِندگی کا کلام

حوالہ: میکاہ 8:6 آیت

’’اے اِنسان اُس نے تجھ پر نیکی ظاہر کر دی ہے۔ خُداوند تجھ سے اِس کے سِوا کیا
چاہتا ہے کہ تُو اِنصاف کرے اور رحم دِلی کو عزیز رکھے اور اپنے خُدا کے حضور فروتنی سے چلے۔‘‘

نئے سال کو شروع کرتے وقت علامت کے طور پر ہم اکثر اپنے آپ سے وعدے کرتے ہیں۔ ہم زیادہ بچانے، انٹرنیٹ پر کم وقت لگانے،اپنی خوراک کا خیال رکھنے، خاندان کے ساتھ زیادہ رابطہ کرنے، چرچ کے لئے زیادہ کام کرنے اور زیادہ فراغت حاصل کرنے وغیرہ وغیرہ کا عہد کرتے ہیں۔ ہم اچھے اِرادوں سے آغاز کرتے ہیں لیکن لمبا عرصہ گزرنے سے پہلے ہی ہماری پرانی عادتیں ہمیں آزمائش میں ڈال دیتی ہیں کہ ہم اپنے پرانے طریقوں کو اِختیار کرلیں۔

ہم کبھی کبھی اور پھر مزید تیزی کے ساتھ اورپھر زیادہ سے زیادہ وقت یہ کرتے ہیں۔ آخرکار یوں لگتا ہے کہ ہمارا وعدہ کبھی موجود ہی نہ تھا۔ بجائے اِس کے کہ ہم اپنے مقاصد کی ترقی کا اِنتخاب کریں بہتر ہے کہ ہم اپنے آپ سے یہ سوال کریں یعنی:

’’خُدا مجھ سے کیا چاہتا ہے؟‘‘

ہمارے حوالے میں نبی کے ذریعے سے اِس کا جواب دیا گیا ہے۔ جب لوگ مختلف قسم کی قربانیوں اور نذرانوں کے متعلق سوچ رہے تھے، اُس نے لوگوں کو بتایا کہ خُدا چاہتا ہے کہ ہم ٹھیک اِنصاف کریں اور رحم دِلی کو عزیز رکھیں اور فروتنی سے اُس کے ساتھ چلیں۔ یہ تمام چیزیں رُوح کی ترقی کے لئے ہیں نہ کہ خودی کی ترقی کے لئے۔شکرگزاری کے ساتھ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنی طاقت پر اِنحصارنہیں کرنا۔ رُوح القدس کے پاس وقت ہے کہ وہ اِیمان داروں کی رُوحانی ترقی میں مدد کرتا ہے۔

افسیوں 16:3 تا 19 آیت:

’’کہ وہ اپنے جلال کی دولت کے موافق تمھیں یہ عنایت کرے کہ تم اُس کے رُوح
سے اپنی باطنی اِنسانیت میں بہت ہی زور آور ہو جاؤ۔ اور اِیمان کے وسیلہ سے مسیح تمہارے
دِلوں میں سکونت کرے تاکہ تم محبت میں جڑ پکڑ کے اور بُنیاد قائم کرکے۔ سب مقدسوں سمیت
بخوبی معلوم کر سکو کہ اُس کی چوڑائی اور لمبائی اور اُونچائی اور گہرائی کتنی ہے۔ اور مسیح کی اُس
محبت کو جان سکو جو جاننے سے باہر ہے تاکہ تم خُدا کی ساری معمُوری تک معمُور ہو جاؤ۔‘‘

جیسے ہی ہم نئے سال کو شروع کرتے ہیں آیئے یہ عہد کریں کہ رُوح القدس ہمیں اور زیادہ مسیح کی مانند بننے اورخُدا کے ساتھ فروتنی سے چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم اکثر یہ گیت گاتے ہیں جس کے اِلفاظ ہمیں بتاتے ہیں کہ ہمیں رُوح القدس

سے کیا مانگنا چاہیے۔

''رُوح القدس۔ وفادار رہنما!
جو ہمیشہ تک مسیحیوں کے ساتھ رہتا ہے
ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہماری رہنمائی کرتا ہے
جس حال کہ ہم بیابان میں چلنے والے مُسافر ہیں۔''

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.2 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: 2-پطرس 3:1 تا 4 آیت

''کیونکہ اُس کی الٰہی قدرت نے وہ سب چیزیں جو زِندگی اور دِینداری سے متعلق ہیں ہمیں اُس کی پہچان کے وسیلہ سے عنایت کیں جس نے ہم کو اپنے خاص جلال اور نیکی کے ذریعہ سے بُلایا۔ جن کے باعث اُس نے ہم سے قیمتی اور نہایت بڑے وعدے کئے تاکہ اُن کے وسیلہ سے تم اُس خرابی سے چُھوٹ کر جو دُنیا میں بُری خواہش کے سبب سے ہے ذاتِ الٰہی میں شریک ہو جاؤ۔''

مندرجہ بالا اِلفاظ میں خُدا کی لازوال محبت اعلیٰ ترین طریقے سے منعکس ہوتی ہے۔ ہم کون اور کیا ہیں کہ خُدا قادرِ مطلق ہم گنہگاروں کی طرف رحم سے نزدیک آتا ہے؟ اِسی سے ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم سے جو کہ اُس کی مخلوق ہیں کتنا پیار کرتا ہے اور اِس گناہ بھری دُنیا میں پھر بھی معافی اور خلاصی کا موقعہ عطا کرتا ہے۔ اِس کے لئے جس بھی چیز کی ضرورت ہے وہ اُس نے اپنے بیٹے کے وسیلے سے دے دی ہے! یہی وہ اعلیٰ ترین مقام ہے جس کے لئے ہمیں بُلایا گیا ہے تاکہ ہم اُس کی اِلٰہی فطرت میں شریک ہو جائیں۔ یہ خُدا کی بابرکت محبت ہے جو یسُوع مسیح کے وسیلے سے ہمارے پاس آئی ہے۔ خُداوند ہم سے یہی توقع کرتا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اُس کے نجات کے کام کے متعلق بتائیں۔ اُن کو بتائیں کہ خُداوند ہم سب کو بچانا چاہتا ہے! خُدا کی محبت کی یہ پیشکش سب لوگوں کے لئے ہے جو ہم اپاسٹالک مسیحیوں کے وسیلے سے دی جاتی ہے۔ ایسٹر کی عبادت میں خُداوند یسُوع مسیح کے خوشی سے بھرے یہ اِلفاظ ہمیں کس قدر اُبھارتے ہیں۔

یوحنا 19:14 آیت:

''............چونکہ میں جیتا ہوں تم بھی جیتے رہو گے۔''

اُس نے یہ وعدہ اِس لئے کیا کہ خُدا باپ نے سب کچھ اُس کے ہاتھوں میں کر دیا۔ وہ اپنی ساری زِندگی گُناہ کے بغیر رہا اور صرف وہی کیا جو کہ باپ نے چاہا کہ وہ کرے۔ ہم اِس عظیم اور قیمتی وعدے کے متعلق پڑھتے ہیں اور یہ ہی سب کچھ ہے جو مُفت دیا جاتا ہے۔ یہ کتنا مُنفرد ہے! ہم اُس کے ساتھ ایک ہوں گے اور اُس کے ساتھ ایک ہی رہیں گے! یہ ایسا ہی واقعہ ہو گا جب ہم مسیح کے بدن اور خون میں شریک ہوتے ہیں یعنی عشائے ربانی کے وقت جو روٹی ہم کھاتے ہیں اور جو انگُور کا رس ہم پیتے ہیں تا کہ اُس کی زِندگی ہماری زِندگی کو اپنے ساتھ لے لیتی ہے۔ (یوحنا 53:6 تا 56 آیت)۔

لیکن ہر اِتوار کو بے خبری اور عادت کی وجہ سے اِن ساکرامنٹوں میں حصہ لینے کے باوجود خطرہ باقی رہتا ہے۔ کیا ہم سنجیدگی سے اِس کے متعلق سوچ سکتے ہیں تا کہ ہم بڑے باعزت طریقے سے اور اپنی نجات کے واسطے اِن میں شریک ہوں۔ (پڑھیں 1- کرنتھیوں 27:11 آیت)۔

ہمارے ہاں تین ساکرامنٹ ہیں یعنی بپتسمہ، مُہر اور پاک شراکت۔ یہ خُدا کی قدرت اور محبت کا اِنعام ہیں۔ اِن کے اندر ہی وہ سابقہ اور اعلیٰ ترین وعدے پائے جاتے ہیں! آیئے اِس اعلیٰ ترین مقصد کو حاصل کرنے کا اِرادہ کریں اور پھر اِس پاک ثالوث میں شامل ہو جائیں جو خُدا باپ، خُدا بیٹے اور خُدا رُوح القدس میں پایا جاتا ہے۔

اپنی موجودہ حالت کی بُنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں اور یقیناً ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم اپنے اندر ایسی فطرت رکھتے ہیں جو صرف مسیح کی محبت اور پاکیزگی کے ذریعے سے ہمارے اندر کامل ہوتی ہے لیکن اُس وقت جب ہم مسیح کے علاوہ کچھ اور نہیں چاہتے تب سارا گُناہ اور شرمندگی مِٹ جائے گی۔ اگرچہ اِلٰہی فطرت ہمارے اندر پوری طرح سربمہر نہیں ہے لیکن ہم ہمیشہ کی زِندگی میں اُس کے رحم کی وجہ سے شریک ہوتے ہیں۔ اِس کو نجات کی یقین دہانی بھی کہتے ہیں۔

یسُوع مسیح کے شاگرد (مرد اور خواتین) اِس دُنیا میں ہیں لیکن اِس دُنیا کے نہیں۔ 1-یوحنا 4:5 تا 5 آیت اور عبرانیوں کے نام خط 13:11 آیت میں ہم سے یوں ہم کلام ہوتا ہے: ''ہم زمین پر پردیسی اور مُسافر ہیں۔'' کاش ہم اِس زمین پر ہمیشہ کی زِندگی کے لئے اِسی طرح پردیسی اور مُسافر بن کر رہیں کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ خُداوند کی واپسی ہونے والی ہے۔

''اے رُوح تُو کیوں اِس زمین کی چیزوں کے متعلق فکر مند ہے
مسیح اور اُس کے نُور کی تلاش کر
باقی کچھ بھی تیری مدد نہیں کر سکے گا۔'' (گیت)

اپاسٹل فرینک واک مر (ریٹائرڈ)
ایسٹ جرمنی

زِندگی کا کلام

حوالہ: یوحنا 11:15 آیت

''مَیں نے یہ باتیں اِس لئے تم سے کہی ہیں کہ میری خوشی تم میں ہو اور تمہاری خوشی پوری ہو جائے۔''

جب ہم اپنے خُداوند کے اِن اِلفاظ پر غور کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اُس نے لفظ ''خوشی'' کو دو معنوں میں اِستعمال کیا ہے۔ یعنی اُس کی خوشی اور ہماری خوشی۔ اُس کی خواہش تھی کہ اُس کی خوشی ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گی اور ہماری خوشی آدھی نہیں بلکہ تمام وقتوں کے لئے پوری ہو جائے گی۔ اِس لئے ہم اِس لفظ ''خوشی'' کا جائزہ لیتے ہیں اور معلوم کرتے ہیں کہ بائبل مقدس میں اِس کے تین واضح مطلب ہیں:

1- قدرتی خوشی 2- اِخلاقی خوشی 3- رُوحانی خوشی

1- قدرتی خوشیاں

اُس ذہنی خوشی کا نام ہے جس میں موجودہ یا مستقل اچھائی کے لئے یقین دہانی کرائی جائے۔ یہ قدرتی خوشیاں ہمیشہ قدرتی چیزوں کے قبضے سے حاصل ہوتی ہیں جو درجہ بدرجہ اِکٹھی ہوتی رہتی ہیں اور ہم کھلے طور پر اُن کا اِظہار اپنی زِندگیوں میں کرتے ہیں جس سے ہماری خوشی کا اِظہار ہوتا ہے جس سے ہم اُونچا محسوس کرتے ہیں۔ قناعت، اِطمینان، فتح اور ہشاش بشاش کے جذبات اِن میں شامل ہو جاتے ہیں۔

اِخلاقی خوشیاں

یہ وہ خوشیاں ہیں جو ہم اچھے کام کرنے کے بعد حاصل کرتے ہیں۔ یہ ہمارے اندر اُس وقت دِکھائی دیتی ہیں جب ہم کسی قسم کا پُرامن کام کرتے ہیں۔ جب ہمارا ضمیر مطمئن ہوتا ہے یا یہ بُلندیوں کی چوٹی پر ظاہر ہوتا ہے اور اِس سے کوئی عزت حاصل ہوتی ہے یا پُرجلال کہلاتی ہے۔ یہ دونوں قسم کی خوشیاں وہ خوشیاں ہیں جنہیں ہمارے خُداوند نے ''تمہاری خوشی'' کہا ہے۔

یہ خوشیاں اچھی بھی ہوتی ہیں اور بُری بھی جو کہ حالات پر منحصر ہے۔ اِن خوشیوں کو اچھا رکھنے کے لئے ہمیں اپنے اندر مسیح کی خوشی یا رُوحانی خوشی کو رکھنا ہوگا۔

رُوحانی خوشیاں

جیسا کہ نام سے ظاہر ہوتا ہے رُوح القدس کی طرف سے اِنعام ہیں جنہیں رُوح کے پھل بھی کہتے ہیں۔ (گلتیوں

22:5) ''لیکن رُوح کے پھل محبت، خوشی، اِطمینان'' وغیرہ وغیرہ ہیں۔ اِن کی جگہ ہمارے دِل کے اندر ہوتی ہے جو ہمارے اعمال سے باہر دِکھائی دیتی ہیں۔ بائبل مقدس میں سے یہ مندرجہ ذیل طریقوں سے ظاہر ہوتی ہیں۔

1- اِیمان کی خوشیاں (فلپیوں 25:1 آیت)

''اور چونکہ مجھے اِس کا یقین ہے اِس لئے مَیں جانتا ہوں کہ زِندہ رہوں گا
بلکہ تم سب کے ساتھ رہوں گا تا کہ تم اِیمان میں ترقی کرو اور اُس میں خوش رہو۔''

2- اُمید کی خوشیاں (عبرانیوں 6:3 آیت)

''لیکن مسیح بیٹے کی طرح اُس کے گھر کا مختار ہے اور اُس کا گھر ہم ہیں
بشرطیکہ اپنی دلیری اور اُمید کا فخر آخر تک مضبوطی سے قائم رکھیں۔''

3- خود خُدا کی خوشیاں (زبور 4:43 آیت)

''تب مَیں خُدا کے مذبح کے پاس جاؤں گا۔
خُدا کے حضور جو میری کمال خوشی ہے۔''

4- وعدوں کی خوشیاں (1-پطرس 8:1 آیت)

''اُس سے تم بے دیکھے محبت رکھتے ہو اور اگرچہ اِس وقت اُس کو نہیں دیکھتے تو بھی
اُس پر اِیمان لا کر ایسی خوشی مناتے ہو جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہے۔''

5- انجیل کی خوشیاں (زبور 15:89 آیت)

''مبارک ہے وہ قوم جو خوشی کی للکار کو پہچانتی ہے۔
وہ اَے خُداوند! جو تیرے چہرے کے نُور میں چلتے ہیں۔''

6- مسیح کی خوشیاں (مکاشفہ 15:11 آیت)

اور جب ساتویں فرشتہ نے نرسنگا پھونکا تو آسمان پر بڑی آوازیں اِس مضمون کی
پیدا ہوئیں کہ دُنیا کی بادشاہی ہمارے خُداوند اور اُس کے مسیح کی ہوگئی اور وہ ابدالآباد
بادشاہی کرے گا۔''

7- مستقبل کی خوشیاں (رومیوں 13:15 آیت)

''پس خُدا جو اُمید کا چشمہ ہے تمہیں اِیمان رکھنے کے باعث ساری خوشی اور اِطمینان
سے معمُور کرے تا کہ رُوح القدس کی قدرت سے تمہاری اُمید زیادہ ہوتی جائے۔''

-8 مستقل خوشیاں (یوحنا 22:16 آیت)

''پس تمہیں بھی اب تو غم ہے مگر مَیں تم سے پھر ملوں گا اور تمہارا دِل خوش ہو گا
اور تمہاری خوشی کوئی تم سے چھین نہ لے گا۔''

اِس لحاظ سے خوشی کا یہ تحفہ سب کے لئے مُفت میسر ہے۔ ہم اُن کو آسانی سے دیکھ سکتے ہیں جنھوں نے خُداوند کی خوشی کو حاصل کیا اور اُسے خود اپنی خوشیوں میں قائم رکھا۔ کوئی شخص جو اپنے اِیمان سے اپنی اُمید سے اور اپنے خُدا اور اُس کے وعدوں سے جن کا ذِکر بائبل مقدس میں ہے مطمئن نہیں ہے اور جو اپنی ذات پرستی میں کوئی اِنعام حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اِن خوشیوں کو حاصل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور وہ اپنی زِندگی میں اِن خوشیوں کی کمی کو ظاہر کرتا رہے گا۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئنیز لینڈ

Word of Life — No.4 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: یعقوب 23:1 تا 24 آیت

'کیونکہ جو کوئی کلام کا سُننے والا ہو اور اُس پر عمل کرنے والا نہ ہو وہ اُس شخص
کی مانند ہے جو اپنی قدرتی صورت آئینہ میں دیکھتا ہے۔ اِس لئے کہ وہ اپنے آپ کو
دیکھ کر چلا جاتا اور فوراً بھول جاتا ہے کہ میں کیسا تھا۔''

پیرس کے ناچ گھر میں رقص کرنے والی ایک عورت پریماڈونا نے ایک ریڈیو انٹرویو میں اپنے آپ کو اِس طرح بیان کیا کہ اُس کے جسم میں لگاتار مشق کرنے سے، جس کا کہ ہر روز اُس سے مطالبہ کیا جاتا ہے، تھکاوٹ ہو جاتی ہے کیونکہ اُسے اپنی اعلیٰ حیثیت کو قائم رکھنے کے قابل ہونے کے لئے یہ ضروری تھا۔ اُس کے جسم کو ہر روز نئے سرے سے سخت تربیت حاصل کرنے کے لئے ایسا کرنا پڑتا تھا۔ تاکہ وہ متوقع ادائیگی کو پورا کر سکے۔ آخر وہ آئینے میں ایک دُشمن کو دیکھتی تھی جس پر اُسے غالب آنا ہے۔ کیونکہ بسااوقات اُسے نہ چاہتے ہوئے بھی بہت سی قربانیاں اور پرہیز برداشت کرنا پڑتے تھے جو کہ اُس سے اِن کا تقاضا کرتے تھے۔

خاص طور پر لینٹ یعنی روزوں کے ایام میں آئینے میں نظر آنے والا عکس ہمیں نظر نہیں آتا اور نہ ہی جو کچھ ہم نے دیکھا ہوتا ہے وہ ہم کو پسند آتا ہے اِس لئے ہمارے جسموں کے خلاف جنگ کا اعلان ہو چکا۔

ہم سب اُس حوصلے، صبر اور اِستقلال کے متعلق جانتے ہیں جو آئینے میں اپنی تصویر کو بہتر کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ اکثر یہ بالکل ویسے ہی ہوتا ہے جیسا کہ یعقوب رسول نے بیان کیا ہے۔ ہم بہت زیادہ پسند کرتے ہیں کہ آئینے والے اپنے عکس کو بھول جائیں۔ یہ وہی تصویر ہے جو آئینہ ہمیں دِکھاتا ہے اور پھر جتنی جلدی ممکن ہو گزر جاتا ہے۔ بعض اوقات دوسرے لوگ ہمارے ظاہر کو آئینے کی طرح ظاہر کرتے ہیں۔ کیونکہ اُن کی موجودگی بے شک تکلیف دہ ہوتی ہے لیکن ہماری تصویر کے متعلق یاد ضرور دِلاتی ہے۔

لیکن آج ظاہری تصویر سے زیادہ ایک اور چیز زیادہ اہم ہے کیونکہ یعقوب رسول نے ہمیں آگاہ کر دیا کہ اِس قسم کا بے نتیجہ رویہ اُس وقت خطرناک ہوتا ہے جب خُدا اپنے کلام کے ذریعے ہماری آنکھوں کے سامنے آئینہ دِکھاتا ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ جب ہم خُدا کی عبادت میں پیغام سُنتے ہیں یا بائبل مقدس میں سے حوالہ جات پڑھتے ہیں تو خُدا کا کلام رُوحانی ذہن یا رُوح کی حالت کو ظاہر کرتا ہے جو ہمارے ساتھ ملتا جلتا ہے۔ زیادہ تر ہم اِس کو ماننا پسند نہیں کرتے۔ ہمارے خیالات یسُوع مسیح کی انجیل کی خوش خبری کے ذریعے اِس خطرے کو ظاہر کرتے ہیں کہ ہم نتیجے کی پرواہ کئے بغیر جلدی سے اِس کو بھول جانا چاہتے ہیں کیونکہ زیادہ تر یہ اِس کے ساتھ مماثلت نہیں رکھتے لیکن اِس طرح ہم گزارہ نہیں کر سکتے کیونکہ اِس میں بہت سے خطرات درپیش ہوتے ہیں۔

وہ اندر کا نیا اِنسان ہے جسے یسُوع ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ وہ اِس دُنیا کے مقابلہِ حُسن کو جیتنا نہیں چاہے گا۔

یعقوب رسول ہمیں ایک اور لفظ کو بھی یاد دِلاتا ہے۔

یعقوب 4:4 آیت:

''......دُنیا سے دوستی رکھنا خُدا سے دُشمنی کرنا ہے؟''

یہ تنبیہہ جات زِندگی کی اچھی چیزوں کی طرف بھی اِشارہ کرتی ہیں۔ جس کو ہم ابھی تک بہت زیادہ پسند کرتے ہیں اور جن کی دوستی ہم کو بہت زیادہ اہم معلوم ہوتی ہے۔ آج ہم اِس کو بھی قبول کرتے ہیں کہ اِس طرح کی دوستیاں خُدا کی دُشمنی ہے اور میں بڑے گہرے طور پر قائل ہوں کہ خُدا کا کوئی فرزند ایسا نہیں چاہتا۔

خُدا ہمیں محبت اور طاقت دے کہ ہم اپنی اِس بدصورت تصویر کے خلاف جنگ کا اعلان کریں اور اپنے حقیقی اور مسلسل دوست یسُوع مسیح اور اُس کے پاک رُوح جس کی ہمارے اُوپر مہر کر دی گئی ہے کی مدد سے اِس دُشمنی پر غالب آئیں۔

اپاسٹل اینڈرے گرین (ریٹائرڈ)

فرانس

زِندگی کا کلام

حوالہ: اِمثال 3:13 تا 15 آیت

’’مُبارک ہے وہ آدمی جو حِکمت کو پاتا ہے
اور وہ جو فہم حاصل کرتا ہے
کیونکہ اِس کا حصول چاندی کے حصول سے
اور اِس کا نفع کندن سے بہتر ہے۔
وہ مرجان سے زیادہ بیش بہا ہے
اور تیری مرغوب چیزوں میں بے نظیر۔‘‘

جب سلیمان بادشاہ نے رُوح سے معمور ہو کر اِن اِلفاظ کو لکھا تو یقیناً وہ تجربے سے لکھ رہا تھا کیونکہ اُس نے اِس حِکمت کو حاصل کرنے کا طریقہ معلوم کر لیا تھا اور وہ اِس قابل ہوا کہ اِس کا مقابلہ اُن چیزوں سے کرے جو اُس زمانے میں زِندگی کے لئے بہت زیادہ قیمتی خیال کی جاتی تھیں اور جیسے ہم پڑھتے ہیں کہ اُس کو یہ سمجھ حاصل ہوگئی کہ حِکمت کے ساتھ کسی چیز کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا اور یہی سمجھ داری کا تقاضا ہے۔

حِکمت کا لفظ جو سلیمان نے اِستعمال کیا اُس میں وہ سب کچھ شامل ہے جو دوسری ڈِکشنریوں میں پایا جاتا ہے مثلاً مہارت،عقل مندی، فیصلہ کرنے کی طاقت، مشورہ دینا، بصیرت، اِمتیاز کرنے کی طاقت۔مگر سلیمان جس حِکمت کو اعلیٰ درجے پر رکھنا چاہتا ہے اُس کا مطب ’’الٰہی‘‘ یا ’’خُدائی طاقت‘‘ ہے۔ جو صرف ’’واحد خُدا جو حِکمت والا ہے‘‘ کی طرف سے آ سکتی ہے۔ اِس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ یہ خُدا کی حِکمت ہے جسے اگر درست حالت میں اِنسان کے اندر رکھا جائے تو وہ ہمارے اندر اِن چیزوں کی سمجھ پیدا کرتا ہے کہ ہمارا نہیں بلکہ خُدا کا چیزوں کو کرنے کا طریقہ ہی ہمیں خوش رکھے گا اور ہمارے اندر بڑی صفائی سے سمجھ دیتا ہے کہ اِس کی ہمارے لئے کیا قدر و قیمت ہے۔

سلیمان نے اِس علم کو کیسے حاصل کیا؟ ہم 1- سلاطین 3 باب 5 آیت میں پڑھتے ہیں کہ جب وہ بادشاہ بنا تو خُدا اُس پر خواب میں ظاہر ہوا اور اُس سے پوچھا: ’’مانگ مَیں تجھے کیا دوں؟‘‘ سلیمان نے تسلیم کیا کہ وہ ایک چھوٹا بچہ ہے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کرے اور اُس نے خُداوند سے ایک چیز کہی: آیت 9،’’سو تُو اپنے خادم کو اپنی قوم کا اِنصاف کرنے کے لئے سمجھنے والا دِل عنایت کر تا کہ میں بُرے اور بھلے میں اِنصاف کر سکوں کیونکہ تیری اِس بڑی قوم کا اِنصاف کون کر سکتا ہے؟‘‘ پھر لکھا ہے کہ یہ درخواست خُداوند کو پسند آئی اور اُس نے جواب دیا: آیت 11،’’اور خُدا نے اُس سے کہا چونکہ تُو نے یہ چیز

مانگی او اپنے لئے عُمر کی درازی کی درخواست نہ کی اور نہ اپنے لئے دولت کا سوال کیا اور نہ اپنے دُشمنوں کی جان مانگی بلکہ اِنصاف پسندی کے لئے تُو نے اپنے واسطے عقل مندی کی درخواست کی ہے۔ سو دیکھ مَیں نے تیری درخواست کے مطابق کیا۔ مَیں نے ایک عاقل اور سمجھنے والا دِل تجھ کو بخشا ایسا کہ تیری مانند نہ کوئی تجھ سے پہلے ہوا اور نہ کوئی تیرے بعد برپا ہوگا۔'' خُدا نے یہ بھی وعدہ کیا کہ دُنیا کی چیزیں جو اُس نے نہیں مانگیں وہ بھی اُسے دے دی جائیں گی۔

جیسے جیسے ہم سلیمان کی کہانی کو پڑھتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جگہ سے بادشاہ اور ملکائیں خاص طور پر مُلک کے مشرق سے آئے تاکہ اُس کی حِکمت کو دیکھیں جو کہ خُدا نے اُسے دی تھی۔ خُدا کا یہ وعدہ اپنے انجام کو اُس وقت پہنچا جب ایک اور عقل مندوں کا گروہ ایک ہزار سال بعد پورب کی طرف سے سفر کرتے ہوئے اُس بادشاہ کو سجدہ کرنے آئے جسے خُدا نے زمین پر بھیجا یعنی بادشاہوں کا بادشاہ یسُوع مسیح جو سب کے لئے عظیم حِکمت لے کر آیا۔ پولوس رسول 1-کرنتھیوں 1باب میں اِس کی تصدیق کرتا ہے جب اُس نے لکھا،آیت 23 اور 24:

''مگر ہم اُس مسیحِ مصلوب کی منادی کرتے ہیں جو یہودیوں کے نزدیک ٹھوکر
اور غیر قوموں کے نزدیک بے وقوفی ہے۔ لیکن جو بُلائے ہوئے ہیں۔ یہودی ہوں یا
یونانی۔ اُن کے نزدیک مسیح خُدا کی قدرت اور خُدا کی حِکمت ہے۔''

آج ہمارے زمانے میں یہی اصول کارفرما ہیں۔

خُدا کی حِکمت کے لئے پہلا قدم اِمثال 7:1 آیت میں پایا جاتا ہے:

''خُداوند کا خوف عِلم کا شروع ہے۔''

ہم دیکھتے ہیں کہ اصل حِکمت خُدا کا خوف یا خُدا کی قادرِمطلق طاقت کوتسلیم کرنا ہے اور جیسا سلیمان نے کیا کہ ہم چھوٹے بچوں کی طرح ہیں اور پھر وہ راستہ کھل گیا جہاں ہم خُدا سے دُعا کرتے ہیں۔ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ یہ سب کچھ خُدا کی برکت ہے۔

افسیوں 17:1 آیت:

''ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کا خُدا جو جلال کا باپ ہے تمہیں اپنی پہچان میں
حِکمت اور مُکاشفہ کی رُوح بخشے۔''

یہ بات مانتے ہوئے ہمیں اِس اِنعام کے لئے دُعا کرنی چاہیے جیسا کہ یعقوب رسول نے اپنے خط کے پہلے باب کی 5 آیت میں کیا ہے۔

''لیکن اگر تم میں سے کسی میں حِکمت کی کمی ہو تو خُدا سے مانگے جو بغیر ملامت
کئے سب کو فیاضی کے ساتھ دیتا ہے۔ اُس کو دی جائے گی۔''

اِس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیں ہر روز اِس حِکمت کے لئے دُعا کرنی چاہیے۔ یہ وہ اِنعام ہے جو سب کے لئے مُفت دیا جاتا ہے پھر ہم اِس دُنیا میں اچھے اور بُرے کے درمیان اِمتیاز کر سکیں گے۔ خُدا کا کلام جو بائبل مقدس میں پایا جاتا ہے اُس کے مطلب کو پورے طور پر سمجھ سکیں گے اور خُدا کی بادشاہت کو اپنے دِل میں رکھیں جس کی منادی کی جاتی ہے اور خُدا کے ساتھ ملاپ کو معافی کے اعلان کے بعد حاصل کر سکیں۔ اپنے اندر رُوحانی زِندگی کی بیداری کو حاصل کریں۔ مسیح کے بدن اور خون میں شریک ہوں۔ اور اپنے روزمرہ کے واقعات کو خُدا کی حِکمت کے پس منظر میں دیکھیں نہ کہ اپنے خیالات میں۔ اِس طرح ہم اندرونی خوشی کو پورا کریں گے جو ہماری ظاہری زِندگی کے لئے عظیم خزانہ بن جائے گا جو ہمیں خُدا کی طرف سے دیا گیا ہے۔

یہ اِلفاظ اُس وقت تک مکمل نہیں ہوں گے جب تک ہمیں یہ یاد نہیں دِلایا جاتا کہ سلیمان نے اپنے آخری دِنوں کو کیسے ختم کیا۔ حالانکہ اُس کو اِتنی زیادہ حِکمت دی گئی تھی۔ ہم بائبل مقدس میں یہ لکھا ہوا پڑھتے ہیں کہ سلیمان پھر خُداوند کے ساتھ پورے طور پر نہ چل سکا۔ اور اُس نے باہر کی دُنیا سے اثر قبول کیا اور خُدا کی اِس برکت کو بُت پرستی میں بدل دیا۔ ہمیں اِس بات کے لئے ہمیشہ محتاط رہنا چاہیے کہ ہم کبھی بھی بُتوں کی پوجا کو کسی اُس زِندگی میں داخل نہ ہونے دیں جن کو خُدا نے حِکمت کا اِنعام دیا ہے۔

اِس حِکمت کے ذریعے سے حاصل ہونے والے فائدے ہماری زِندگیوں میں سونے (Gold) سے بھی بہتر ہیں کیونکہ یہ ہمیں پُرامن زِندگی دیں گے اور خُدا کی مرضی کو سمجھنے میں مدد کریں گے۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ پُرامن زِندگی گزاریں اور خُداوند کے ساتھ بھی ہمیشہ کی پُرامن زِندگی گزاریں۔

آیئے پھر سے اپنی زِندگی کا آغاز خُدا کی حِکمت سے کریں اور ہر روز اِس کو جاری رکھیں۔

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.6 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: زبور 1:62 آیت

''میری جان کو خُدا ہی کی آس ہے۔
میری نجات اُسی سے ہے۔''

''خُدا پر آس رکھنا'' اِس کا مطلب ہے ''خُدا کے سامنے خاموش رہنا ہے''۔

جب کبھی ہم زبور کی کتاب کو پڑھتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ داؤد بھی اپنی زِندگی میں آگے پیچھے چلتا رہا۔ کبھی خاموشی

میں اور کبھی گھن گرج میں۔ ایک وقت میں وہ پُراعتماد تھا اور دوسرے وقت خوف زدہ۔ ایک وقت میں مضبوط تھا اور دوسرے وقت کمزور۔ ہمارے اِیمان میں بھی اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔کبھی خوشی سے پُرجوش اور کبھی موت کے لئے مایوس۔

خُدا پر آس رکھنا ہمارے اِیمان کی اندرونی حالت کی ترقی ہے جو خُدا کے ساتھ تجربے کے ساتھ بڑھتی ہے۔ یہ ترقی کبھی ہمیشہ یکساں نہیں ہوتی۔ واپسی دھکوں کی توقع بھی رکھنی چاہیے۔مگر اِن سے کسی صورت میں نقصان نہیں ہوگا۔ جسے اِیمان کا تجربہ ہوا ہے وہ اِس بات کی تصدیق کرے گا اور جو ابھی ہچکچاتا ہے وہ بھی گزراوقات کرے گا۔ پرانے لوگ یقیناً اِس ترقی کا زیادہ تجربہ رکھتے ہیں یعنی ترقی کےعمل میں۔

نوجوان اِیمان کے تجربے کی راہ پر ہیں یعنی خُدا کے ساتھ ہیں۔ خاموشی سے آس رکھنا ابھی بھی مشکل معلوم ہوتا ہے کیونکہ متضاد رویے اور اعتراضات سُنے جا سکتے ہیں۔ اِس کا حل تو تلاش کرنا ہوگا۔کوئی بے کار بیٹھا اِنتظار تو نہیں کرسکتا۔ اِس طرح ہماری رُوح کسی طرح سے پیچھے کی طرف چل پڑتی ہے۔ اپنے آپ کو درست کرنے کے لئے اور زِندگی میں اپنی سب چیزوں کو مسیح خُدا پر بھروسا رکھنے کے لئے ہمیں سیکھنے کی ضرورت ہے۔

یہاں میں اپنے گیت کی ایک آیت یاد دِلانا چاہتا ہوں:

’’اُس کو اُس کو اپنی زِندگی میں حکومت کرنے دو۔\
کیونکہ وہ دانا شہزادہ ہے اور وہ اِس طرح عمل\
کرے گا جس سے آپ حیران ہوں گے۔‘‘

اُس پر اعتماد کرنا ایک خفیہ معاملہ ہے جب زِندگی میں دباوٴ بڑھتے ہیں تو اِس کو سیکھنا چاہیے۔

زبور 5:42 آیت میں یوں بیان کیا گیا ہے:

’’اَے میری جان! تُو کیوں گری جاتی ہے؟\
تُو اندر ہی اندر کیوں بے چین ہے؟\
خُدا سے اُمید رکھ کیونکہ اُس کے نجات بخش دِیدار کی خاطرمَیں پھر اُس کی ستائش کروں گا۔‘‘

ایک شخص کہتا ہے:’’جب میں ہر چیز کو خود چلانا روک دیتا ہوں تا کہ میں زِندگی کے ساتھ جنگ کروں یا صُلح کرلوں۔ اِس سے میرے اندر ٹھہراوٴ آ جاتا ہے۔ میری قوتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اَب آخرکار خُدا کا وقت آتا ہے۔ میری زِندگی کی ساری دوڑ دھوپ ساکن ہو جاتی ہے۔‘‘ جو کوئی ساکن ہو جاتا ہے یا ساکن ہے اُسے موقع ملتا ہے کہ وہ حقیقت میں سُنے خود اپنے اندر کے اِنسان کو اور خُدا کو۔ مبارک ہیں وہ جو خُدا کی سُنتے ہیں۔ یہ برکت حاصل کرنے کے لئے غیر متزلزل حالت ہے۔

وہ میرے لئے محفوظ پناہ گاہ ہے۔ مجھے اُس کے اندر پناہ ملتی ہے۔ وہ مجھے تحفظ دیتا ہے۔ وہ میرا مددگار ہے۔ وہ یعنی خُدا مجھے جواب دیتا ہے۔ جب مَیں بے کار تلاش میں لگا رہتا ہوں، وہ مجھے راستہ دِکھاتا ہے۔ اور مجھے اُس پر چلنے کی طاقت

بخشتا ہے۔ وہ میرا محافظ ہے۔ وہ اپنے فرشتوں کو حُکم دیتا ہے کہ وہ میری تمام راہوں میں میری حفاظت کریں۔مَیں خُدا کی آنکھوں کے نیچے ہوں۔ وہ میری زِندگی میں حِصہ رکھتا ہے۔ اِس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مَیں کبھی بھی کمزور نہیں ہوگا۔

اِیمان ہی مکمل زِندگی ہے جو کہ یقینی بنیاد پر قائم ہے۔مَیں کبھی بھی اُکھاڑ پھینکا نہیں جاؤں گا۔ میری یقینی گرفت مضبوط ہے۔''اَے باپ! میرا ہاتھ پکڑ لے۔''

عبادت سے پہلے کبھی کبھی خادم بے چینی کا شکار ہو جاتے ہیں لیکن یہ بھی خُدا کی برکت ہے کیونکہ اُس کے بغیر یسُوع مسیح کہتا ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

آیئے ہم رُک جائیں۔ خاموشی اور ٹھہراؤ میں چلے جائیں۔

آیئے اُس کے پاک رُوح پر اِنحصار کریں جو کہ ہمارا مسلسل مددگار ہے۔ خُدا ہمیشہ ہمارے نزدیک ہے۔

اپاسٹل وزرنر ویز (ریٹائرڈ)

ساؤتھ جرمنی

Word of Life　　　　No.7 - 2016

زِندگی کا کلام

کرسمس کے متعلق چند خیالات

حوالہ: 1-سلاطین 11:19 تا 13 آیت

''اُس نے کہا باہر نکل اور پہاڑ پر خُداوند کے حضور کھڑا ہو اور دیکھو خُداوند گزرا اور ایک بڑی تُند آندھی نے خُداوند کے آگے پہاڑوں کو چیر ڈالا اور چٹانوں کے ٹکڑے کر دیئے پر خُداوند آندھی میں نہیں تھا اور آندھی کے بعد زلزلہ آیا پر خُداوند زلزلہ میں نہیں تھا۔ اور زلزلہ کے بعد آگ آئی پر خُداوند آگ میں بھی نہیں تھا اور آگ کے بعد ایک دبی ہوئی ہلکی آواز آئی۔ اُس کو سُن کر ایلیاہ نے اپنا مُنہ اپنی چادر سے لپیٹ لیا اور باہر نکل کر اُس غار کے مُنہ پر کھڑا ہوا اور دیکھو اُسے یہ آواز آئی کہ اَے ایلیاہ تُو یہاں کیا کرتا ہے؟۔''

یہاں ہم ایک نبوت دیکھتے ہیں کہ خُداوند کس طرح سے دُنیا میں آئے گا۔ اُس کا کلام کس طرح سے نازل ہو گا۔ یہ جیسا کہ بہت سے لوگ اِیمان رکھتے تھے، بڑے طاقتور عناصر میں نہیں ہو گا بلکہ یہ ایک خاموش اور ساکن آواز میں ہو گا۔ ہم

اپنے سامنے اپنے ذہنوں میں چرنی کی تصویر رکھ سکتے ہیں۔ ایک چھوٹا سا بچہ جس نے پہلی دفعہ اِس دُنیا میں آواز نکالی۔ یہ ایک خاموش اور ساکن آواز تھی جو دُنیا کے لئے ایک پُکار تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اُس نے دُنیا پر غالب آنا ہے اور فتح حاصل کرنی ہے۔ اِس لئے خُدا کا کلام ایک خاموش اور ساکن آواز میں دُنیا میں آیا۔ جب ہم اناجیل کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح ہمارے خُداوند نے اُس خاموش آواز کو ہر وقت خُدا کا کلام سکھانے کے لئے اِستعمال کیا۔ اور اُس کے وعدوں کے متعلق تعلیم دی۔ اور ہمیں سکھایا کہ ہم کس طرح اپنی زِندگی گزار سکتے ہیں۔

ہمیں ایلیاہ کی طرح ہونا چاہیے کیونکہ ایک دفعہ پھر ہم اپنے ذہنوں میں اُس خاموش آواز کی تصویر دیکھ سکتے ہیں۔ ہمیں اپنے اِرد گرد اپنی چادر کو لپیٹ لینا چاہیے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اُس خاموش آواز کے بغیر اپنی زِندگیاں نہیں گزار سکتے۔ ہم نے پہلے ہی سُن رکھا ہے کہ کس طرح فضل آیا اور کس طرح راست بازی آئی۔ اور ہم یہ بھی سن چکے ہیں کہ جب ہمارا خُداوند اِس دُنیا میں پیدا ہوا تو وہ اپنے ساتھ لایا یعنی فضل پر فضل۔ آیئے اِس بات پر غور کریں۔

وہ اِس فضل کو لایا تا کہ اور زیادہ فضل دُنیا میں جاری رہے۔ خاص طور پر ہماری آج کی دُکھ بھری دُنیا میں اب ہم کیسے کام کر سکتے ہیں تا کہ ہم اِس فضل کو دوسروں تک پہنچانے میں اپنا حصہ ادا کریں۔ کیونکہ اِس دُنیا میں فضل کے بغیر ہم میں سے کسی کو بھی کوئی موقع نہیں ملے گا۔ اِس بات کی وضاحت مقدس پولوس رسول نے کرنتھیوں کو اپنا خط لکھتے ہوئے بیان کر دی اور ہم 2-کرنتھیوں 15:4 آیت میں یوں لکھا ہوا دیکھتے ہیں:

''اِس لئے کہ سب چیزیں تمہارے واسطے ہیں تا کہ بہت سے لوگوں کے سبب
سے فضل زیادہ ہو کر خُدا کے جلال کے لئے شُکر گزاری بھی بڑھائے۔''

یہ ایک سادہ سی لائن ہے لیکن ہم اِس میں فضل کے لئے فضل کے بھید کو چھپا ہوا دیکھتے ہیں۔ یہ بہت ساروں کی شُکر گزاری کا نتیجہ ہے کہ فضل بڑھتا جاتا ہے اور دُنیا میں پھیلتا جاتا ہے نہ صرف ہمارے لئے بلکہ اُن تمام کے لئے جو کوشش کر رہے ہیں۔

آیئے آج کرسمس پر ہم قادرِ مطلق خُدا کی شُکر گزاری کریں۔ خالص اور لائق طور پر ہم اِس چیز کی پہچان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ پھر اِنسان کو بحال کر دیا گیا ہے تا کہ اُسے موقعہ ملے کہ وہ خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں بن جائیں۔ پھر فضل سے راست بازی کو قائم کیا جائے اور اِس طرح تمام انسانیت کے لئے نیا راستہ بن جائے گا تا کہ وہ اُس کا شُکر ادا کریں۔

آیئے اب چرواہوں کے کردار پر غور کریں جو کہ پہلی منسٹری تھی جس نے مسیح خُداوند کی پیدائش کو دیکھا اور ہم لوقا 15:2 تا 20 آیت میں یوں لکھا ہوا دیکھتے ہیں:

''جب فرشتے اُن کے پاس سے آسمان پر چلے گئے تو ایسا ہوا کہ چرواہوں نے آپس میں کہا
کہ آؤ بیت الحم تک چلیں اور یہ بات جو ہوئی ہے اور جس کی خُداوند نے ہم کو خبر دی ہے دیکھیں۔
پس اُنہوں نے جلدی سے جا کر مریم اور یوسف کو دیکھا اور اُس بچہ کو چرنی میں پڑا پایا۔ اور اُنہیں

دیکھ کر وہ بات جو اُس لڑکے کے حق میں اُن سے کہی گئی تھی مشہور کی۔ اور سب سننے والوں نے اِن باتوں پر جو چرواہوں نے اُن سے کہیں تعجب کیا۔ مگر مریم اِن سب باتوں کو اپنے دِل میں رکھ کر غور کرتی رہی۔ اور چرواہے جیسا اُن سے کہا گیا تھا ویسا ہی سب کچھ سُن کر اور دیکھ کر خُدا کی تمجید اور حمد کرتے ہوئے لوٹ گئے۔''

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح پہلے کرسمس پر خُداوند یسُوع مسیح کی پیدائش پر چرواہے اتنے متاثر ہوئے کہ اُنہوں نے باہر آ کر کلام کی منادی کی۔ اُنہوں نے اِس شان دار واقعہ کے متعلق دوسروں کو بتایا اور وہ واپس مڑے اور خُدا کی حمد اور تمجید کرتے رہے ہم اُسی طرح کی پوزیشن میں ہیں۔ شاگرد ہوتے ہوئے ہم کرسمس منا سکتے ہیں۔ ہم اپنے ذہن کی آنکھ سے مسیح کی پیدائش کو دیکھ سکتے ہیں۔ ہم اُسے وہاں چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہاں! ہم نے اُسے دیکھا ہے۔ لیکن ہمیں دوسروں کو بھی بتانے کے لئے حرکت میں آنا چاہیے۔ اِس کلام کو دُور دُور تک پھیلانا چاہیے تاکہ ہر کوئی اُس سلامتی کو محسوس کرے جو اِس دُنیا میں آئی اور سب سے بڑھ کر چرواہے خُدائے قادرِمطلق کی حمد اور تمجید کرتے ہوئے واپس ہوئے۔ ابھی ہمارے سامنے پورا سال ہے۔ آیئے اِس بات کو یقینی بنائیں کہ ہم بہت دفعہ خُداوند کے پاس اُس کی تعریف، عزت اور جلال کے لئے آئیں گے اور اِس شاندار برکت کے لئے اُس کی شُکرگزاری کریں گے تاکہ دُنیا میں فضل پر فضل ہوتا رہے۔

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.8 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: رومیوں 15:1 تا 2 آیت

''غرض ہم زورآوروں کو چاہیے کو ناتوانوں کی کمزوریوں کی رعایت کریں نہ کہ اپنی خوشی کریں۔ ہم میں ہر شخص اپنے پڑوسی کو اُس کی بہتری کے واسطے خوش کرے تاکہ اُس کی ترقی ہو۔''

اِنسان نے خُدا کو غُصہ دِلانے کے لئے ایک بڑا بُرا جواب دیا۔

(پیدائش 9:4 آیت)

''......اُس نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ کیا مَیں اپنے بھائی کا مُحافظ ہوں؟۔''

ایسا وہی بول سکتا ہے جس کا دِل خُدا سے دُور ہے۔ اِس کے لئے یہ سوال اُٹھایا جاتا ہے کہ ہم پر اپنے ساتھیوں کے لئے مشترکہ ذمہ داری ہے یعنی مسیحیوں پر کہ وہ اپنی برادری میں بھائیوں اور بہنوں کا خیال رکھیں۔ خُداوند یسُوع مسیح نے اِس کے متعلق دو بڑی تمثیلیں بیان کی ہیں۔ مُسرف بیٹے کی تمثیل میں وہ بیٹا جو گھر میں رہا اپنے بھائی کے لئے ذمہ داری کو قبول نہیں کرتا اِس کے باوجود کہ اُس کی حالت ایسی تھی، وہ اپنی جگہ پر ٹھیک تھا کیونکہ وہ تو اپنی وراثت کا سارا حِصّہ لے چکا تھا لیکن خودغرضی کی وجہ سے اپنی زِندگی کو تباہ کر لیا۔ لیکن اِس تمثیل کے اندر معافی بھی شامل ہے کیونکہ یسُوع مسیح نے بڑا واضح کر دیا کہ آزاد جرم کے مقابلے میں انسانیت کو بچانا بہت اہم ہے۔ بجائے یہ کہ اپنے حق پر زور دیتے رہنا۔ عقل مند اور بے وقوف کنواریوں کی تمثیل میں بھی ایسا ہی بیان کیا گیا ہے۔ بغیر کسی ظاہری فرق کے دسوں کنواریاں دُلہا کو ملنے کے لئے بُلائی گئیں لیکن دس میں سے پانچ جو بے وقوف تھیں اپنی نجات کے موقعہ کو کھو بیٹھیں۔ پہلی تمثیل کے مقابلے میں پانچ کنواریوں کا انجام کچھ اچھا نہ ہوا۔ جیسے اِس تمثیل سے تکلیف ہوئی کیونکہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اِن نام نہاد عقل مند کنواریوں نے دوسروں کی کمی کی حالت کو دیکھا تو ہو گا؟ اُنہوں نے اُن کی مدد کیوں نہ کی؟ کیا وہ مختلف تھیں؟ کیا اُنہوں نے بے وقوفوں کی کوئی مدد نہ کی؟ کیا کوئی واقعی دُلہا کو ملنے کے لئے دِل سے خوش ہوگا۔ اگر اُسے معلوم ہو کہ اُن میں سے آدھے ایسا نہ کر سکیں گے؟ مشترکہ ذمہ داری کے متعلق ایک نیا سوال اُٹھایا جا سکتا ہے۔ ہمارے زمانے میں یہ اور بھی زیادہ پیچیدہ ہو گیا ہے جب ہم اپنے آپ کو بالغ مسیحی کہتے ہیں تو یہ اُن کی اپنی ذمہ داری ہونی چاہیے کیونکہ وہ کوئی مصروف لوگ نہیں ہیں۔ اور پھر کیا مَیں ایسا کر سکتا ہوں؟ یا کیا مجھے ایسا کرنا چاہیے یا لازمی طور پر کرنا چاہیے؟ کیا مَیں اپنے بھائی کا مُحافظ ہوں؟

آج کا حوالہ اِس کا جواب دیتا ہے جہاں لکھا ہے: ''ہم زور آوروں کو چاہیے کہ ناتوانوں کی کمزوریوں کی رعایت کریں نہ کہ اپنی خوشی کی۔'' یا جو ایسا کہنے کی جرأت کرے اگر ہم دوسروں سے زیادہ بہتر چاک و چوبند ہوشیار معلوم ہوتے ہیں تو یہ بے وقوفوں کے لئے غصے کا باعث ہے۔ کیا پھر ہر چیز سے باہر رہنا ہی بہتر نہیں؟ آخر یہ اپاسٹلز خُدا کے خادم اور خادموں کے پیغامات کس لئے ہیں؟ لیکن اَب جب ہم نے مسیح کی تمثیل کے متعلق سُن لیا ہے کیا ابھی بھی ہم مشترکہ ذمہ داری سے منحرف ہو سکتے ہیں؟ کیا کوئی ایسا شخص ہے جو کہے ''میرے بغیر'' نہیں ہو سکتا۔ یہ اپنے آپ کو چالاک اور مضبوط بنانے کا معاملہ نہیں ہے بلکہ صرف مقصد یہ ہے کہ ہم نے مسیح کی محبت کو کس حد تک دوسروں کے دِلوں میں ڈالا ہے (رومیوں 5:5 آیت) اور کس حد تک کوئی دوسروں کی فلاح و بہبود کا اِس محبت کی وجہ سے خیال رکھتا ہے؟ کیا ہم جھوٹے دعوؤں سے دوسروں کے معاملات میں مداخلت کرتے ہیں جس سے دوسرا چھوڑ جائے گا۔ ہم اپنے آپ کو معاف نہیں کر سکتے۔ اگر ہمیں معلوم ہو کہ دوسرے کے چراغ میں تیل نہیں ہے اور ہم اُس کی کچھ مدد نہ کر پائیں۔

ہماری برادریاں بہت چھوٹی ہیں اور ہم آسانی سے دیکھ سکتے ہیں اور یہ تعین کرنا مُشکل نہیں کہ کون تکلیف میں ہے۔ بائبل مقدس سب سے پہلے تو تنبیہہ کرتی ہے کہ دوسرے بہن بھائیوں کی عدالت نہ کرو۔ اور یہ نصیحت کرتی ہے کہ کسی کو ناراض

نہ کرو۔ یہ بھی ایک ذمہ داری کا کام ہے۔ مگر ہمارا کام اِس سے آگے جاتا ہے اور ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ بُرے کام کو روکیں۔ اپنے ضمیر کو جگائیں لیکن محبت کے ساتھ مداخلت کریں۔ گلتیوں کے خط میں رسول بھائی چارہ کی اعلیٰ حیثیت کو بیان کرتا ہے اور یہ اہم نصیحت کرتا ہے کہ کسی کی مدد کرو جس نے غلطی کی ہے نرم دِلی اور رُوح سے اُس کی اِصلاح کرو۔ ایک غیر مبہم دعوت نامہ ''ایک دوسرے کا بوجھ اُٹھاؤ اور مسیح کی شریعت کو پورا کرو۔'' (گلتیوں 1:6 تا 2 آیت) مجھے لازمی مدد کرنا چاہیے۔ ہم کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔ جیسا سِکھایا گیا ہے: کمزوروں کو سنبھالنے سے اور اچھے کردار سے تا کہ ہمارے ساتھی اِنسان اِن اقدار پر عمل کر کے اپنے آپ کو اچھا بنا سکیں۔ اونچے اونچے خیالوں کو اِن میں شامل نہیں کیا گیا۔ چرچ میں کسی کے متعلق کمزور ہونے کی رائے قائم کرنے کچھ حالات میں معقول بھی ہو سکتا ہے لیکن ہمیں یہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ بلکہ ہم محبت بھری خدمت سے، دوستانہ گفتگو سے، بہن بھائیوں جیسی محبت سے اعتماد پیدا کرتے ہیں اور اپنے ساتھی اِنسانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے اِکٹھے مل کر بڑھتے ہیں۔

یہ سبق سب کے لئے ہے کہ ''اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ!'' کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اپنا اُتنا وقت اپنے پڑوسی کے لئے مخصوص کرو جتنا کہ اپنے آپ کے لئے کرتے ہیں۔ عملی طور پر یہ مُشکل محسوس ہوتا ہے۔ دوسروں کی خدمت کے لئے وقت کی ضرورت ہوتی ہے اور ہمیں اِس سلسلے میں کنجوسی نہیں کرنی چاہیے۔

خود پرستی کا لفظ بائل مقدس میں نہیں پایا جاتا۔

جو لوگ کمزور ہیں اُن کے متعلق خُدا ہمیں ایک سبق دیتا ہے جس سے ہم پہلو تہی نہیں کر سکتے۔ وہ توقع رکھتا ہے کہ ہم ایک سرگرم برادری بنیں گے اور کوئی کرسچن ایسا خود غرض اور خود پرست نہیں ہو گا جو صرف اپنے آپ سے تعلق رکھتے ہیں۔

اپاسٹل ولفرڈ بیرن

جرمنی